www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد سمیع اللہ فراز ☆

رسمِ عثمانی کا التزام اور اس بارے میں علماء کی آراء

مقالہ نگار حافظ سمیع اللہ فراز حفظہ اللہ نے چند سال قبل شیخ زید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب سے علوم اسلامیہ میں پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبداللہ حفظہ اللہ (شیخ زید اسلامک سنٹر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور) کے زیرنگرانی ایم فل کی ڈگری حاصل کی ہے۔ موصوف کے مقالہ کا عنوان تھا: ''رسم عثمانی اور اس کی شرعی حیثیت''۔ مقالہ مذکور کے بہترین مقالہ جات کی فہرست میں شامل ہونے کی وجہ سے اسلامک سنٹر نے بعد ازاں اسے کتابی صورت میں طبع کروایا ہے۔ زیرنظر مضمون اسی مقالہ کی ایک فصل کے انتخاب پر مشتمل ہے، جسے فاضل مقالہ نگار نے ماہنامہ رُشد قراءات نمبر کے قارئین کیلئے ارسال فرمایا ہے۔ [ادارہ]

کلماتِ قرآنیہ کا ایک بڑا حصہ تلفظ کے موافق یعنی قیاسی ہے،لیکن چند کلمات تلفظ کے خلاف لکھے جاتے ہیں اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے ایسے کلمات یا الفاظِ قرآنی میں قرآن کی کتابت کروائی۔ بایں وجہ اِن کو رسم عثمانی کہا جاتا ہے۔ کیا رسمِ عثمانی اور رسمِ قیاسی کے مابین فرق واختلاف باقی رہنا چاہئے؟ یا مصاحف کی کتابت وطباعت میں رسمِ عثمانی کے قواعد وضوابط کی پابندی واجب ہے؟ یہ وہ سوال ہیں جس نے علماءِ رسم کے علاوہ مورخین کے زاویۂ فکر کو بنیادی طور پر دو طبقات میں تقسیم کیا ہے، کیونکہ لغتِ عربی اور اس کے رسم الخط سمیت، دنیا کی ہر زبان اپنے تطور وارتقاء کا سفر جاری رکھتے ہوئے اپنے اندر کئی تبدیلیوں کی متحمل رہتی ہے اور لازمی نتیجہ کے طور پر اس کا رسم الخط بھی جدت ونشو کا متقاضی رہتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں رسمِ قرآنی یا رسمِ عثمانی نے اِس عام مروّجہ 'اصولِ نشو' کی قبولیت سے ہمیشہ توقف کیا ہے۔

قرآنی رسم کی اِسی قدامت کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مکتبۂ فکر کے نزدیک رسمِ مذکور میں چونکہ کسی تبدیلی کی گنجائش نہیں چنانچہ طباعتِ مصاحف میں اِسی کی پابندی لازمی ہے۔ جب کہ اِس کے مقابلہ میں فکر کا ایک زاویہ یہ بھی تھا کہ مرورِ زمان کے ساتھ زبانوں اور ان کے رسوم الخطوط کی تبدیلی کا لوگوں کے مزاج وفہم پر اثر انداز ہونا ایک لازمی امر ہے لہٰذا رسمِ قرآنی کو لوگوں کی آسانی اور مزاج کے موافق بنانے کیلئے قدیم رسمِ قرآنی میں تبدیلی کی گنجائش موجود رکھتے ہوئے رسمِ عثمانی کا التزام ضروری نہیں۔ اِسی سوچ کے حامل بعض افراد نے قدرے اعتدال کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس کی خلاف ورزی کو 'ضروری' کی بجائے صرف 'جائز' قرار دیا۔ گویا رسمِ عثمانی کے التزام وعدمِ التزام کے بارے میں تین مواقف سامنے آئے:

☆ خطیب مرکزی مسجد DHA، لاہور، لیکچرار فاسٹ یونیورسٹی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا وجوب
- رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا جواز
- رسمِ عثمانی کے التزام کا وجوب

رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کا وجوب

اِس نظریہ کے مطابق: مصاحف کے دورِ طباعت و کتابت میں خصوصیاتِ رسمِ عثمانی سے پرہیز کرتے ہوئے عصرِ حاضر میں رسمِ عثمانی کے التزام کی بجائے رائج عربی قواعدِ املاء پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔عوام کے لیے رسمِ عثمانی کے مطابق مکتوب مصاحف میں قراءتِ قرآن کے لحاظ سے کئی مفاسد ہیں جبکہ خواص کے لیے اس کی گنجائش موجود ہے۔

علماءِ سلف میں سب سے پہلے سلطان العلماء العز بن عبد السلام رحمہ اللہ [م۶۶۰ھ] نے اسی موقف کی بنیاد پر رسمِ عثمانی سے پرہیز کرنے کی تلقین کی۔[1]

علامہ العز بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے اِس موقف کو علامہ قسطلانی رحمہ اللہ[2] اور علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ[3] کے علاوہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے اِن الفاظ میں ذکر کیا ہے:

”قال الشیخ عز الدین بن عبد السلام: لا تجوز کتابة المصحف ......الآن......علی الرسوم الأولی باصطلاح الأئمة لئلا یوقع فی تغییر الجهال“[4]

”یعنی اب قرآن مجید کی کتابت ائمہ رسم کی اصطلاح والے پہلے رسم الخط پر جائز نہیں، کیونکہ اس سے جاہل لوگوں کے سنگین غلطی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔“

علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے موقف کی تحقیق الشیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ کے اس قول کو ذکر کرنے کی وجہ سے بعض متاخرین مثلاً علامہ عبدالعظیم الزرقانی رحمہ اللہ[5]، ڈاکٹر صبحی صالح رحمہ اللہ[6]، ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ[7] اور حافظ احمد یار رحمہ اللہ[8] نے علامہ بدرالدین زرکشی رحمہ اللہ کو بھی اِسی مذکورہ رائے کا قائل قرار دیا ہے جو کہ راقم کے نزدیک درست نہیں۔

درحقیقت مذکورہ مصنفین علامہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ اوراس پر علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے تعقیبی قول اور محاکمہ کے مابین فرق کرنے سے قاصر رہے ہیں اور دونوں اَقوال کو ایک ہی سمجھ کر اس پر حکم لگا دیا گیا ہے[9]۔علامہ عزالدین رحمہ اللہ کا قول صرف اسی قدر ہے جتنا کہ گزشتہ اقتباس میں نقل کیا گیا ہے۔ اس کے متصل بعد علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے اپنے الفاظ اس طرح ہیں:

”ولکن لا ینبغی إجراء هذا علی إطلاقه؛ لئلا یؤدّی إلی دروس العلم، وشیٔ أحکمته القدماء لا یترك مراعاته لجهل الجاهلین؛ ولن تخلو الارض من قائم لله بالحجة“[10]

”یعنی (علامہ عزالدین رحمہ اللہ کے) اِس موقف کا اطلاق عمومی طور پر درست نہیں کیونکہ (مخصوص) جاہلین کے جہل کی وجہ سے علماءِ سلف کی بیان کردہ حکمتوں کو ترک نہیں کیا جاسکتا اور اِس پر دلائل کے لحاظ سے بھی کمی نہیں۔“

علامہ زرکشی رحمہ اللہ کا مذکورہ قول صراحتاً قولِ اوّل کے خلاف اور متناقض ہے۔ دورانِ طباعت کاتب (Composer) اور مطبع (Press) کیلئے ضروری تھا کہ وہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے قول کو نئے پیراگراف سے شروع کرتے۔آئندہ طباعت میں اِس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔لیکن علامہ زرقانی رحمہ اللہ کے حسبِ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے کہ اُنہوں نے علامہ عزالدین بن عبدالسلام رحمہ اللہ اور علامہ زرکشی رحمہ اللہ کے اقوال میں تفریق کیے بغیر ان کو ایک ہی موقف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومسلک کا قائل شمار کیا ہے۔ جبکہ درحقیقت ایسا نہیں:

"يميل صاحب التبيان ومن قبله صاحب البرهان، إلى ما يفهم من كلامهم العز ابن عبد السلام، من أنه يجوز بل يجب كتابة المصحف الآن لعامة الناس على الاصطلاحات المعروفة الشائعة عندهم......"(١١)

مذکورہ صراحت کے بعد یہ کہنا درست ہوگا کہ علامہ زرکشی رحمہ اللہ بھی رسم عثمانی کے التزام کے قائلین میں سے ہیں اور انہوں نے علامہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ کی رائے سے اتفاق نہیں کیا۔

جہاں تک علامہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ کے موقف ومسلک کا تعلق ہے تو وہ مجتہد اور جید عالم دین ہونے کے لحاظ سے اپنی رائے کے اظہار کا حق محفوظ رکھتے ہیں، کیونکہ وہ امت کے معاملہ میں تیسیر وسہولت کے قائل تھے۔ جیسا کہ علامہ غانم رحمہ اللہ نے اس کا ذکر کیا ہے:

"وليس غريبا على الإمام العز مثل هذا الرأي الذى تفرد به فهو صاحب نظرية المصالح، فالشريعة (كلها مصالح، إمّا تدرأ مفاسد أو تجلب مصالح)، وقد أداه اجتهاده أن فى مذهبه مصلحة وتيسيراً على الأمة"(١٢)

''یعنی امام عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ کی انفرادی رائے کی وجہ سے اُن پر اظہارِ تعجب نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ نظریۂ مصالح سے واقف کار ہیں اور شریعت مصالح سے بھرپور ہے خواہ وہ مفاسد کو دور کرنے کا معاملہ ہو یا کسی مصلحت کے حصول کا۔ انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق مصلحت اور امت پر آسانی کے پیش نظر اجتہادی موقف اختیار کیا ہے۔''

ورنہ متاخرین علماء میں سے کوئی قابلِ ذکر نام ایسا نہیں جس نے اِس رائے مذکورہ سے اتفاق کیا ہو، کیونکہ صحابہ کرام کا اتفاق صرف اُسی معاملہ پر ممکن ہوسکتا ہے جو اُن کے ہاں متحقق ہو کر واضح ہو چکا ہو۔ جیسا کہ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" ولم يكن ذلك الصحابة كيف اتفق بل على أمر عندهم قد تحقق "(١٣)

چنانچہ رسم عثمانی سے پرہیز اور اس کے عدمِ التزام کا نظریہ صرف علامہ عزالدین بن عبد السلام رحمہ اللہ کے ایک قول کے سہارے پر کھڑا ہے جو کہ علماءِ امت کے اجماع کے مقابلے میں متروک العمل ٹھہرتا ہے۔

رسمِ عثمانی کا جوازِ عدمِ التزام

رسمِ عثمانی کے عدمِ التزام کے متعلق پہلے اور دوسرے نظریہ میں وجوب اور جواز کا فرق ہے۔ اِس ضمن میں سب سے پہلے قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ نے مستعمل طریقۂ املاء میں مصاحف کی کتابت کے جواز کا فتویٰ دیا۔ ان کے نزدیک کسی دلیل قطعی سے امت کیلئے کوئی متعین رسم مخصوص ومشروع نہیں کیا گیا۔ علامہ زرقانی رحمہ اللہ نے الانتصار کے حوالے سے قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کا درجِ ذیل قول نقل کیا ہے اہمیت کے پیش نظر مکمل اقتباس پیشِ خدمت ہے:

"وأما الكتابة فلم يفرض الله على الأمة فيها شيئا، إذ لم يأخذ على كُتّاب القرآن وخُطّاط المصاحف رسماً بعينه دون غيره أوجبه عليهم وترك ما عداه...... وكان الناس قد أجازوا ذلك وأجازو أن يكتب كل واحد منهم بما هو عادته ، وما هو أسهل وأشهر وأولىٰ، من غير تاثيم ولا تناكر، علم أنه لم يؤخذ فى ذلك على الناس حدٌّ مخصوص كما أخذ عليهم فى القراءة والأذان۔ والسبب فى ذلك أن الخطوط إنما هى علامات ورسوم تجرى مجرى

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الإشارات والعقود والرموز، فكل رسم دالّ على الكلمة مفيدٍ لوجه قراء تها تجب صحته وتصويب الكاتب به على أي صورة كانت۔ وبالجملة فكل من ادّعى أنه يجب على الناس رسم مخصوص وجب عليه أن يقيم لحجة دعواه۔ وانى له ذلك"۔ ⑭

''علامہ زرقانی رحمہ اللہ ، مذکورہ رائے پر مناقشہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مذکورہ رائے کئی وجوہ کی بنیاد پر قابلِ استدلال نہیں۔ مثلاً: علامہ باقلانی رحمہ اللہ کی رائے کے مقابلہ میں سنت اور اجماعِ صحابہ کے علاوہ جمہور علماء کے اقوالِ التزام موجود ہیں۔ قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کا یہ دعویٰ کرنا کہ یہ سنت سے ثابت نہیں تو یہ بھی مردود ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتّابِ وحی کو اسی رسم کا حکم ارشاد فرمایا، جیسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع ابی بکر اور پھر جمع عثمانی میں اسی رسم کے موافق کتابت کی جو وہ عہدِ نبوی میں استعمال کرتے تھے۔ مذکورہ رائے کے ابطال کی تیسری وجہ اجماعِ صحابہ کا انعقاد ہے اس کے بعد کسی ممکنہ صورت کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ ہم اجماعِ صحابہ کے خلاف اس کی اجازت دیں۔'' ⑮

عبد العزیز دباغ رحمہ اللہ نے قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کی رائے سے اتفاق نہیں کیا:

''قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ رسم الخط کے اتباع کا وجوب نہ کتاب اللہ سے ثابت ہے نہ کلام الرسول سے نہ اجماع سے نہ قیاس سے، (لہٰذا اختیار ہے جس طرح چاہے لکھے) صحیح نہیں ہے۔ کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے: جو کچھ بھی تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آؤ۔ اور یہ واضح ہو چکا کہ رسم الخط توقیفی ہے، صحابہ کی اصطلاح نہیں ہے (لہٰذا رسول کا دیا ہوا ہے اور اس کا لینا واجب ہے)۔ اور اگر یہ شبہ کرو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریق پر کتابتِ قرآن کا حکم نہیں فرمایا، تو آپ کے زمانہ میں صحابہ کا اس طریق پر لکھنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو قائم و برقرار رکھنا ہی [سنتِ تقریری کے ذریعے] حکم کے درجہ میں ہے''۔ ⑯

جامعۃ الازہر کی مجلسِ فتویٰ نے بھی علامہ ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کی رائے کو ضعیف قرار دیتے ہوئے کتابتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کے التزام کا حکم دیا:

"أما ما يراه أبو بكر الباقلاني من أن الرسم العثماني لا يلزم أن يتبع فى كتابة المصحف فهو رأي ضعيف لأن الأئمة في جميع العصور المختلفة درجوا علىٰ التزامه في كتابة المصحف، ولأن سدّ ذرائع انفساد ـ مهما كانت بعيدة ـ أصل من أصول الشريعة الإسلامية التي تبني الأحكام عليها وما كان موقف الأئمة من الرسم العثماني إلا بدافع هذا الأصل العظيم مبالغة في حفظ القرآن وصونه" ⑰

''یعنی بہر حال ابو بکر الباقلانی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کا اتباع لازم نہ ہونے کی رائے ضعیف ہے، کیونکہ تمام ادوار میں علماءِ امت نے کتابتِ مصحف کیلئے رسمِ عثمانی کے التزام کو ہی ترجیح دی ہے۔ ممکنہ فساد کے اسباب کا تدارک ہی شریعت کا اصل الاصول ہے جس پر احکام کا مدار ہے۔ بعینہٖ رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں ائمہ کا موقف بھی قرآن کی حفظ وصیانت کے اسی مقصدِ عظیم کے دفاع کیلئے ہے۔''

علماء کے مذکورہ اقوال کے علاوہ مصری مجلسِ فتویٰ کی صراحت کے بعد قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کے موقف کے جواز اور اس سے استدلال کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ کے علاوہ علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ نے بھی رسمِ عثمانی کی مخالفت کو جائز قرار دیا ہے۔ مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

"ولا تلتفتن فى ذلك إلى ما يزعُمه بعض المغفَّلين من أنهم كانوا محكمين لصناعة الخط، وأن ما يُتخيل من مخالفة خطوطهم لأصول الرسم ليس كما يُتخيّل، بل لكلها وجه......

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الخ"⑱

لیکن علماءِ رسم نے علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کی رائے سے بھی اتفاق نہیں کیا۔ اس کی صراحت کرتے ہوئے علامہ المارغنی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"لا يجوز لأحد أن يطعن في شئ مما رسمه الصحابة فى المصاحف، لأنه طعن في مجمع عليه، ولأن الطعن في الكتابة كالطعن في التلاوة وقد بلغ التهور ببعض المؤرخين إلى أن قال في مرسوم الصحابة ما لا يليق بعظيم علمهم الراسخ وشريف مقامهم الباذخ فإياك أن تغتر به"⑲

قاضی ابو بکر الباقلانی رحمہ اللہ اور علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ کے اقوال کی بنیاد پر بعض علماء کا موقف ہے کہ خواص اور اہلِ علم کیلئے تو اس کا التزام ضروری ہے، لیکن عوام کے لئے رسمِ عثمانی کی بجائے مروّجہ رسم میں مصاحف کی کتابت وطباعت جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ الدمیاطی رحمہ اللہ نے اِس رائے کو اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

"ورأى بعضهم قصر الرسم بالاصطلاح العثمانى على مصاحف الخواصّ، وإباحة رسمه للعوامّ، بالاصطلاحات الشائعة بينهم"⑳

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ اس نظریہ کے قائلین کا موقف نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وذهب بعض المتأخرين وبعض المعاصرين إلى وجوب كتابة المصاحف للعامة بالقواعد الإملائية، ولكن تجب المحافظة -عندهم- على الرسم العثماني القديم كأثر من الآثار الإسلامية النفيسة الموروثة عن السلف الصالح، فمن ثَمّ تكتب مصاحف لخواص الناس بالرسم العثماني"㉑

"یعنی بعض متاخرین اور دورِ حاضر کے محققین نے قواعدِ املائی کے عام قواعد کے تحت مصاحف کی کتابت کو ضروری قرار دیا ہے، لیکن ان کے نزدیک قدیم رسمِ عثمانی کی حفاظت بھی ضروری ہے کیونکہ وہ ماثور اور پرانے اسلامی آثار میں سے سلفِ صالح کی ایک نفیس علامت ہے۔ چنانچہ خاص لوگوں کیلئے رسمِ عثمانی کے مطابق ہی مصاحف لکھے جائیں۔"

علامہ عبد العظیم الزرقانی رحمہ اللہ اس رائے پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"وهذا الرأي يقوم على رعاية الاحتياط للقرآن من ناحيتين:

① ناحية كتابته فى كل عصر بالرسم المعروف فيه إبعاد للناس عن اللبس والخلط فى القرآن.

② وناحية إبقاء رسمه الأول المأثور، يقرؤه العارفون به ومن لا يخشى عليهم الإلتباس"㉒

غالباً اسی نظریہ سے متاثر ہونے اور اسی رفعِ التباس کی بناء پر ہی اہلِ مشرق (ایشیائی ممالک) میں بہت سی چیزوں میں رسمِ عثمانی سے بالفعل (عملاً) خلاف ورزی کا رواج ہو گیا ہے جبکہ اہلِ مغرب (افریقہ) میں رسمِ عثمانی کا التزام تا حال موجود ہے، کیونکہ وہ مسلکِ مالکی کے خواہاں ہیں اور اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کا واضح قول ثابت ہے اور افریقہ اور مغرب میں زیادہ تر فقہ مالکی کا اتباع کیا جاتا ہے۔㉓

اہلِ مشرق (خصوصاً برصغیر پاک وہند) میں کتابتِ مصاحف کے دوران رسمِ عثمانی کی خلاف ورزی کی زیادہ مثالیں ملتی ہیں اس کی بڑی وجہ نقلِ صحیح کا التزام کرنے کی بجائے حافظہ وقیاس سے کام لینا ہے۔ پیشہ ورانہ عجلت بھی اس کا باعث بنتی ہے جس کا بڑا سبب کتابِ مصاحف کی (رسمِ عثمانی سے) کم علمی اور کتابت کی ماہرانہ نگرانی اور پڑتال کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقدان ہے۔مصاحف کے مُصحّحِین حضرات بھی رسم کی اغلاط سے یا تو خود بے خبر ہوتے ہیں یا رسم کی بجائے حرکات کی اغلاط پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔نظریاتی حد تک لوگ ہمیشہ رسمِ عثمانی کے التزام کے قائل رہے ہیں بلکہ محتاط کاتب نقل صحیح کی پابندی بھی کرتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ منقول عنہ نسخہ میں ہی اغلاط موجود ہوں۔(۴۴)

دورِ حاضر میں رسمِ عثمانی کی بجائے رسمِ املائی میں کتابتِ مصاحف کے جواز کی سب سے بڑی وجہ عوامی سہولت بیان کی جاتی ہے،لیکن جن لوگوں نے دورِ حاضر میں،عوام کی سہولت کی خاطر،جدید رسمِ املائی کے مطابق مصاحف کی کتابت و طباعت کو ضروری قرار دیا ہے وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ التباس و اشتباہ عوام کی بجائے پڑھے لکھے طبقہ کے مسائل میں سے ہے کیونکہ عوام کیلئے مشافہت وتلقی ضروری ہے۔مشافہت وتلقی کے بغیر عام آدمی رسمِ املائی کو بھی غلط طریقہ پر ادا کرسکتا ہے۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ احمد یار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عوام کی بجائے عرب ممالک کے خواندہ لوگوں کے لئے رسم الخط کی ثنویت (روزمرہ میں رسمِ قیاسی اور تلاوت میں رسمِ عثمانی سے واسطہ پڑنا) التباس اور صعوبت کا باعث بنتی ہے۔ ورنہ دنیا میں لاکھوں (بلکہ شاید) کروڑوں ایسے مسلمان ہیں جو اسی رسم عثمانی کے مطابق لکھے ہوئے مصاحف سے اپنے علاقے میں رائج علاماتِ ضبط کی بنا پر ہمیشہ درست تلاوت کرتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں 'عوام' کا نام تو محض ایک نعرہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ورنہ ضرورت تو پڑھے لکھے عربی دانوں کو رسمِ قرآن سے شناسا کرنے کی ہے۔رسمِ قرآنی کو ترک کردینا اس کا کوئی علاج نہیں۔ بلکہ اس کے مفاسد بہت زیادہ ہیں جبکہ رسمِ عثمانی کے التزام میں متعدد علمی اور دینی فوائد کا امکان غالب ہے''۔(۴۵)

لہٰذا مناسب ہے کہ عوام الناس کو رسمِ عثمانی اور اس کے رموز وفوائد اور خصوصیات سے روشناس کرایا جائے اور سرکاری سرپرستی میں اس کے انتظامات ترتیب دیے جائیں۔اس کا ایک حل وہ اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

''مگر جدید اور قیاسی املاء کے عادی خواندہ لوگوں کے لئے رسمِ قرآنی میں کیسے سہولت پیدا کی جائے؟اس سوال کا ایک جواب تو دقت نظر سے اختیار کردہ علاماتِ ضبط کا نظام ہے، دوسرا علاج اس کا الازہر والوں نے ۱۳۶۸ھ میں ایک دوسرے فتوی کی صورت میں دیا جس کی رو سے یہ جائز قرار دیا گیا کہ اصل متن تو رسمِ عثمانی کے مطابق ہی رہے مگر نیچے ذیل (فٹ نوٹ) کے طور پر ''مشکل'' کلمات کو جدید املاء یا رسمِ معتاد کی شکل میں الگ بھی لکھ دیا جائے۔ چنانچہ عبدالجلیل عیسیٰ کے حاشیہ کے ساتھ ''المصحف الميسر'' اسی اصول پر علماء الازہر کی نگرانی میں تیار ہوکر شائع ہوا تھا۔یہ بھی اس مسئلہ کا ایک عمدہ حل ہے۔تاہم غالباً پاکستان میں اس کی ضرورت نہیں یہ پڑھے لکھے عربوں کے مسئلہ کا حل ہے۔ہمارے ہاں رسمِ عثمانی کا مکمل التزام درکار ہے''۔(۴۶)

رسمِ عثمانی کے متعلق مذکورہ دونوں نظریہ ہائے عدمِ التزام کا ردّ کرتے ہوئے علامہ السندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"أما ما ذهب إليه أصحاب المذهبين الآخرين ، فيمكن الرد عليهم:

① فيهما مخالفة لإجماع الصحابة والتابعين وأهل القرون المفضلة۔

② القواعد الإملائية العصرية عرضة للتغيير والتبديل فی كل عصر ، وفی كل جيل ، فلو أخضعنا رسم القرآن الكريم لتلك القواعد لأصبح القرآن عرضة للتحريف فيه۔

③ الرسم العثماني لا يُوقع الناس في الحيرة والإلتباس، لأن المصاحف أصبحت منقوطة مشكلة بحيث وُضعت علامات تدل على الحروف الزائدة، أو الملحقة بدل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المحذوفة، فلا مخافة على وقوع الناس فى الحيرة والإلتباس"(۲۷)

''یعنی مؤخر الذکر دونوں مذاہب کے قائلین کا ردممکن ہے: اوّلاً: رسمِ عثمانی کی مخالفت میں صحابہ، تابعین اور پہلے ادوارِ مقدسہ کے اجماع کی مخالفت لازم آتی ہے۔ ثانیاً: جدید قواعدِ املائیہ ہر زمانہ اور ہر نسل میں تغیر وتبدل کا شکار رہے ہیں۔ اگر ہم قرآنی رسم کو اِن قواعد کے مطابق لکھنے کی اجازت دے دیں تو اس سے قرآن میں تحریف کا باب کھل جائیگا۔ ثالثاً: التباس اور لوگوں کی پریشانی کا باعث رسمِ عثمانی نہیں، کیونکہ اب مصاحف منقوط ہیں اور ایسی علامات وضع ہو چکی ہیں جو کہ زائد یا محذوف حرف کے بدلے اضافی حروف پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا اب لوگوں کی پریشانی اور التباس کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔''

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ عوام الناس کی اس مشکل کے بارے میں لکھتے ہیں:

''الغرض اوّل تو یہ مشکلات محض خیالی ہیں ان کو مشکل تسلیم کرنا ہی غلطی ہے اور بالفرض تسلیم بھی کیا جائے تو ہر مشکل کا ازالہ ضروری نہیں۔ یوں تو نماز روزہ وغیرہ، ارکانِ اسلام سب ہی کچھ نہ کچھ مشکل اپنے اندر رکھتے ہیں''۔(۲۸)

علامہ ابو ہشام رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''علماء کا اس بات پر اجماع ہونے کے بعد کہ رسم مصحف توقیفی ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نہیں ایک یہ رائے بھی سامنے آئی کہ رسم عثمانی کو دیگر آثارِ قدیمہ کی طرح محفوظ کر لیا جائے اور عام لوگوں کی آسانی کے لئے قرآن کو ان کے معروف رسم الخط میں لکھا جائے۔ اس رائے کے مطابق کچھ عملی کوششیں کی گئیں۔ مثلاً: بچوں کے لئے ایسے سپارے چھاپے گئے جن میں ہر آیت رسم عثمانی کے ساتھ ساتھ عام رسم الخط میں بھی لکھی گئی تھی۔ بظاہر تو یہ بات بہت فائدہ مند تھی، لیکن یہ اُلٹا بوجھ بن گئی اور زیادہ غلطیاں ہونے لگیں۔ لہٰذا اس رائے کو ترک کر دیا گیا''۔(۲۹)

رسمِ عثمانی کے متجدد مخالفین

دیگر اسلامی اَحکام میں مدلل بحث وتمحیص کی طرح رسمِ عثمانی کے التزام اور عدمِ التزام کے معاملہ میں بھی علماءِ سلف میں سے جنہوں نے اس کے التزام سے اختلاف کیا انہوں نے یقیناً اپنے ایمان کو بچانے کے ساتھ ساتھ قرآنی رسم کے خصائص وفوائد سے ہرگز انکار نہیں کیا، چہ جائیکہ وہ رسمِ عثمانی پر طعن وتشنیع کریں، لیکن بدقسمتی سے چند متجددین نے رسمِ عثمانی میں خامیوں کی تلاش شروع کی اور اس کو ناقص قرار دینے کے ساتھ صحابہ کرام کی طرف بھی ناگفتہ بہ باتیں منسوب کی ہیں۔ اِس کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ غانم قدّوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فإن طائفة من المحدثين تنسب إلى العلم أطلقت ألسنتها تصف الرسم بما نجل الرسم والصحابة الذين كتبوه عن مجرد ذكره، وهو إن دل على شئ، فإنما يدل على الجهالة في العلم والبلادة في الذهن والقصور في الادراك، إن لم يدل على سوء النية وخبث القصد والعداء لكتاب الله العزيز"(۳۰)

اِن متجددین میں دو (۲) نام سرِفہرست ہیں:

❶ عبدالعزيز فهمي المصري:

مصری متجدد عبدالعزیز فهمي نے 'الحروف اللاتينية لكتابة العربية' کے نام سے کتاب لکھی جس کو مطبعۂ مصر نے ۱۹۴۴ء میں قاہرہ سے شائع کیا۔ مذکورہ کتاب میں مصنف نے رسمِ مصحف پر دل کھول کر اعتراضات کیے ہیں اور رسمِ مصحف کو 'بدائية سقيمة قاصرة' (ص ۲۱) جیسے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔ صفحہ ۲۳ پر رسمِ عثمانی کو غیر معقول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قرار دیتے ہوئے 'سخیف' (بعید از عقل رکمزور) کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔اس کے الفاظ ہیں:

" أقرر بأنى لست مكلفًا باحترام رسم القرآن، ولست الغى عقلى لمجرد أن بعض الناس أو كلهم يريدون إلغاء عقولهم، ولا يميزون بين القرآن العظيم كلام الله القديم وبين رسمه السخيف الذى هو من وضع المؤمنين القاصرين" (۳۱)

مزید برآں عبد العزیز فھمی نے رسمِ عثمانی کو نعوذ باللہ ایک بیماری قرار دیا ہے جس نے جدید عربیت کے حسن کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔اس کے الفاظ ہیں:

"إنه سرطان أزمن، فشوه منظر العربية، وغشّى جمالها، ونفّر منها الولى القريب والخاطب الغريب، وإذ أقول (سرطان) فإنى أعنى ما أقول، كالسرطان حسّا ومعنى" (۳۲)

۲ ابن الخطیب محمد محمد عبد اللطیف:

رسمِ مصحف کے جدید معترضین میں سے دوسرا بڑا نام ابن الخطیب محمد محمد عبد اللطیف کا ہے جس نے 'الفرقان' نامی کتاب تصنیف کی، جس کو پہلی بار دار الکتب المصریہ نے قاہرہ سے ۱۹۴۸ء میں شائع کیا۔موصوف لکھتے ہیں:

"لما كان أهل العصر الأول قاصرين فى فن الكتابة، عاجزين في الإملاء، لأميتهم وبدواتهم، وبعدهم عن العلوم والفنون، كانت كتابتهم للمصحف الشريف سقيمة الوضع غير محكمة الصنع، فجاء ت الكتبة الأولى مزيجاً من أخطاء فاحشة ومناقضات متباينة في الهجاء والرسم" (۳۳)

''عصرِ اول کے لوگ، اپنے اَن پڑھ اور بدوی ہونے کے لحاظ سے، فنِ کتابت سے قاصر اور علوم وفنون سے بے بہرہ تھے۔مصحف میں کی گئی ان کی کتابت، وضع کے اعتبار سے سقیم اور مہارت کے اعتبار سے غیر محکم ہے۔لہٰذا پہلی کتابت کے ہجاء و رسم میں فاحش اغلاط اور متباین مناقضات شامل ہیں''۔

ڈاکٹر لبیب رحمہ اللہ السعید، ابن الخطیب رحمہ اللہ کا ایک اقتباس یوں نقل کرتے ہیں:

"(إنه) يقلب معانى الألفاظ، ويشوهها تشويها شنيعاً، ويعكس معناها بدرجة تكفّر قاريه، وتحرّف معانيه، وفضلاً عن هذا، فإن فيه تناقضاً غريباً وتنافراً معيباً لا يمكن تعليله، ولا يستطاع تأويله" (۳۴)

''یعنی یہ رسم الفاظ کے معانی کو بدلنے کا سبب ہے، شکل وصورت کے لحاظ سے بُرا، معنی کو اِس حد تک بدلنے والا کہ اس کا پڑھنے والا کافر ٹھہرے اور اس کے معنی بدل جائیں۔مزید برآں اس رسم میں عجیب وغریب قسم کا تناقض واختلاف پایا جاتا ہے جو اتنا معیوب ہے کہ اس کی تعلیل ممکن نہیں اور نہ ہی کسی تاویل کی استطاعت ہے۔''

جولائی ۱۹۴۸ء میں صدر جامعۃ الازہر کی زیرِ نگرانی تین علماء کی قائمہ کمیٹی نے اکتالیس (۴۱) صفحات پر مشتمل ایک فیصلہ صادر فرمایا جس میں مذکورہ کتب پر پابندی اور ان کو ضبط کرنے کا حکم دیا گیا۔(۳۵) کیونکہ وہ اسلامی اصول جن پر احکام کا مدار ہے، کی پاسداری اور اِس کی مخالفت کا سدباب ضروری ہے۔(۳۶)

رسمِ عثمانی کا اِلتزام

رسمِ عثمانی کے مجمع علیہ ہونے میں کسی کا اختلاف منقول نہیں، کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ مصاحفِ عثمانیہ کی کتابت کرتے ہوئے بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ اصحابہ نے اتفاقِ رائے سے اِس رسم کو صحیح اور درست قرار دیا(۳۷)۔مصر کے شیخ القراء محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

علی حداد نے اپنے رسالہ 'النصوص الجليلة' میں رسمِ عثمانی کی اتباع کو بارہ ہزار صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"أجمع المسلمون قاطبة على وجوب اتباع رسم مصاحف عثمان ومنع مخالفته (ثم قال) قال العلامة ابن عاشر ووجه وجوبه ما تقدم من اجماع الصحابة عليه وهم زهاء اثنى عشر الفاً والإجماع حجة حسبما تقرر فی أصول الفقه۔" [النصوص الجليلة: ص۲۵](۳۸)

علامہ المارغنی رحمہ اللہ نے صحابہ کی تعداد اور ان کے اجماع کو اِن الفاظ سے بیان فرمایا ہے:

"وقد أجمعوا عليه وهم رضي الله عنهم اثنا عشر ألفًا فيجيب عليها اتباعهم وتحرم علينا مخالفتهم فی ذلك "(۳۹)

غانم قدوری رحمہ اللہ نے امام اللبیب رحمہ اللہ کا الدرة الصقيله کے حوالے سے مندرجہ ذیل قول نقل کیا ہے:

"فما فعله صحابي واحد فلنا الأخذ به والإقتداء بفعله والاتباع لأمره، فكيف وقد اجتمع على كتاب المصاحف حين كتبوه نحو اثنى عشر ألفا من الصحابة رضى الله عنهم أجمعين؟"(۴۰)

''رسول اللہ ﷺ کے اِرشاد کے مطابق خلفاءِ راشدین مھدیین کی سنت بھی قابلِ اتباع ہے اور اس کی پیروی ہر مسلمان پر لازم ہے۔ دلیل مذکور کی بنیاد پر، چونکہ رسم عثمانی صحابہ کا مجمع علیہ رسم ہے لہٰذا اِس کی اتباع اور اقتداء کا حکم تمام دیگر نظریات کے مقابلہ میں راجح ہے۔

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ رسمِ عثمانی پر لوگوں کے تعامل کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"......وتقلدت الأمة رسمها، واشتهرت كتابتها بالرسم العثماني، وأجمع الصحابة رضى الله عنهم على ذلك الرسم ولم ينكر أحد منهم شيئا منه وإجماع الصحابة واجب الإتباع، ثم استمرّ الأمر على ذلك، والعمل عليه فی عصور التابعين والأئمة المجتهدين، ولم ير أحد منهم مخالفة وفی ذلك نصوص كثيرة لعلماء الأئمة"(۴۱)

یعنی اُمت نے اسی رسم کی تقلید کی ہے اور اس کتابت کی شہرت رسمِ عثمانی کے ساتھ ہوئی۔ صحابہ کرام کا اس رسم پر اجماع ہوا اور ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور صحابہ کرام کا اجماع واجب الاتباع ہے۔ پھر یہی طریقہ رائج رہا اور تابعین اور ائمۂ مجتہدین کے اَدوار میں اسی پر عمل رہا اور کسی نے اس معاملہ میں اختلاف کا خیال نہیں کیا۔ اس پر علماء اُمت کے بہت سے اقوال موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زیر نگرانی قرآن مجید کی ہونیوالی کتابت ہی صحابہ کرام کے لیے قابلِ عمل تھی۔ اُنہی خصوصیاتِ رسم کے ساتھ عہدِ صدیقی اور پھر عہدِ عثمانی میں بھی مصاحف تیار کروائے گئے۔ چنانچہ اسلام کے سنواتِ اُولیٰ میں لوگوں کیلئے کتابتِ مصحف کا معیار رسمِ عثمانی تھا اور اکثر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین نے ہمیشہ رسمِ عثمانی کی موافقت کو ہی معیار سمجھا۔ ابن قتیبہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"ولولا اعتياد الناس لذلك فی هذه الأحرف الثلاثة (الصلوٰة، الزكوٰة والحيٰوة) وما فی مخالفة جماعتهم لكان أحب الأشياء إلى أن يكتب هذا كله بالألف"(۴۲)

ایک عرصہ تک اِسی طرح معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ علماءِ لغت نے فنِ رسم کیلئے ضوابط کی بنیاد رکھی اور قیاساتِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو یہ وصرفیہ اِس غرض سے وضع کر دیئے گئے تاکہ نظامِ کتابت اور تعلیمی سلسلہ میں کسی غلطی یا شبہ کا احتمال باقی نہ رہے۔ قواعدِ ہجاء، قواعدِ املاء، علم الخط القیاسی والاصطلاحی یہ وہ سب نام تھے جو اِن قواعد کے لیے وضع کیے گئے۔ لوگوں نے لکھنے میں پرانے ہجاءِ کلمات کو رفتہ رفتہ ترک کر دیا لیکن مصاحف میں موجود الفاظ باتمامہ اپنی اُسی ہیئت وصورت میں رہے جس میں اُنہیں عہدِ عثمان میں لکھا گیا تھا۔ اس پر ابن درستویہ کی عبارت واضح طور پر دال ہے جو انہوں نے اپنی تصنیف الکتاب کے مقدمہ میں درج کی ہے۔ فرماتے ہیں:

”ووجدنا كتاب الله جل ذكره لا يقاس هجاؤه، ولا يخالف خطه، ولكنه يتلقى بالقبول على ما أودع المصحف، ورأينا العروض أنما هو إحصاء ما لفظ به من ساكن ومتحرك، وليس يلحقه غلط، ولا فيه اختلاف بين أحد“(۴۳)

مذاہبِ اربعہ میں رسمِ عثمانی کا التزام

مذاہبِ اربعہ کے تمام فقہاء نے مصحف کی کتابت اور طباعت میں رسمِ عثمانی کے التزام کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اِس پر علماء کا اِجماع منقول ہے کہ رسمِ عثمانی کی مخالفت جائز نہیں: ”ولا مخالف له في ذلك من علماءِ الأئمة“(۴۴)۔ علامہ الحداد رحمہ اللہ کے بقول ہمیشہ علماء کا رسمِ عثمانی پر اجماع رہا ہے اور انہوں نے اِس کی مخالفت کو اجماع سے روگردانی تصور کیا ہے۔

”وما دام قد انعقد الإجماع على تلك الرسوم فلا يجوز العدول عنها ألى غيرها، إذ لا يجوز خرق الإجماع بوجه“(۴۵)

ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام پر فقہاء کا اجماع نقل کیا ہے:

”والفقهاء مجمعون، أو كالمجمعين على هذا الرسم“۔(۴۶)

علامہ جعبری رحمہ اللہ نے روضۃ الطرائف فی رسم المصاحف فی شرح العقیلہ میں ائمہ اربعہ کا یہی موقف نقل کیا ہے۔(۴۷)

امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک

وقت گزرنے کے ساتھ کتابت مصحف میں جب رسمِ عثمانی سے مختلف صورِ کلمات کا دخول شروع ہوا تو امام مالک رحمہ اللہ (۹۵ھ تا ۱۷۹ھ) سے استفتاء ہوا۔ جس کو علامہ دانی رحمہ اللہ نے اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

”......فقيل له: أريت من استكتب مصحفًا اليوم أترى أن يكتب علىٰ ما أحدث الناس من الهجاء اليوم؟ فقال: لا أرى ذلك، ولكن يكتب على الكتبة الاولىٰ“(۴۸)

یعنی امام مالک رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی شخص لوگوں میں موجودہ مروجہ ہجاء پر مصحف کی کتابت کر سکتا ہے تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اُسے طریقہ سلف پر چلنا چاہئے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول کے متصل بعد علامہ دانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ کے اِس قول سے کسی نے اختلاف نہیں کیا: ”ولا مخالف له في ذلك من علماء الامة“۔(۴۹)

امام سخاوی رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر ”والذي ذهب إليه مالك هو الحق“ کے الفاظ سے تبصرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔(۵۰)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول:

رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۱۶۴ھ تا ۲۴۱ھ) کا موقف بیان کرتے ہوئے علامہ زرکشی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"تحرم مخالفة مصحف الإمام فی واوٍ أو یاءٍ أو ألفٍ أو غیر ذلك"(۵۱)

ڈاکٹر عبدالوہاب حمودہ، امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"فإذا عرفنا أن الإمام مالکاً ولد سنة ۹۳هـ وتوفی سنة ۱۷۹هـ علی الصحیح، وأن الإمام أحمد ولد سنة ۱٦٤هـ وتوفی سنة ۲٤۱هـ فهمنا أن الأمة فی القرنین قد أدرکت مخالفة الرسم العثمانی لقواعد کتاباتهم، ورغبوا فی کتابة المصاحف علی القواعد الکتابیة، فاستفتوا الإمام مالکا فلم یفتهم بجواز ذلك، وما علینا إلا اتباعهم والإقتداء بهم"(۵۲)

''یعنی ہم جانتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی اور امام احمد رحمہ اللہ ۱۶۴ھ میں پیدا جبکہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی لوگوں نے قواعدِ کتابت میں رسمِ عثمانی کی مخالفت شروع کر کے عام قواعدِ کتابت پر مصاحف کی کتابت کی طرف رغبت کی۔ جب امام مالک رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے عام قواعدِ کتابت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔ اب ہمارے اوپر ان کی اتباع اور ان کے قول کی پیروی لازم ہے۔''

مسلکِ شافعیہ

"وجاء فی حواشی المنهج فی فقه الشافعیة مانصه: کلمة الربا تکتب بالواو والألف کما جاء فی الرسم العثمانی، ولا تکتب فی القرآن بالیا أو الألف لأن رسمه سنة متبعة"۔(۵۳)

مسلکِ حنفیہ

"وجاء فی المحیط البرهانی فی فقه الحنفیة مانصه: إنه ینبغی ألا یکتب المصحف بغیر الرسم العثمانی"(۵۴)

مذکورہ بالا اقوال اس بات کے شاہد ہیں کہ مسالک اربعہ کے تمام فقہاء رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں متفقہ موقف رکھتے ہیں۔

التزامِ رسم پر اقوالِ سلف

علامہ عبد الواحد بن عاشر الاندلسی رحمہ اللہ اپنی تصنیف 'تنبیه الخلان علی الأعلان بتکمیل مورد الظمآن' کا آغاز درج ذیل خطبہ سے فرماتے ہیں:

"الحمد لله الذی رسم الآیات القرآنیة علی نحو ما في المصاحف العثمانیة، الواجب اتباعها في رسم کل قراء ة متواتر عن خیر البریة"(۵۵)

قولِ باری تعالیٰ ﴿وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَأْکُلُ الطَّعَامَ(۵۶)﴾ کی تفسیر میں علامہ زمخشری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"وقعت اللام فی المصحف مفصولة عن هٰذَا خارجة عن أوضاع الخط العربی وخط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصحف سنة لا تغير"(۵۷)

''یعنی مصحف میں حرفِ لام (ل) کلمہ 'ھٰذا' سے علیحدہ لکھا گیا ہے جو عام خطِ عربی سے معدوم ہے۔ خطِ مصحف سنت کی حیثیت رکھتا ہے جس کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے امام بیہقی رحمہ اللہ [م ۴۵۸ھ] کا شعب الایمان میں وارد قول اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

"من كتب مصحفاً فينبغى أن يحافظ على الهجاء الذى كتبوا به هذه المصاحف، ولا يخالفهم فيه ولا يغير مما كتبوا شيئا، فإنهم كانوا أكثر علماً، وأصدق قلباً ولساناً، وأعظم أمانة مِنّا۔ فلا ينبغى أن نظن بأنفسنا استدراكا عليهم"(۵۸)

''یعنی جو شخص بھی مصحف لکھے تو اسے چاہئے کہ وہ سلف صحابہ وتابعین کے ہجاء کا لحاظ رکھے، اُن کی مخالفت نہ کرے، کسی چیز کو اُن کی کتابت کے ساتھ تبدیل نہ کرے کیونکہ وہ علم، قلب ولسان کی سچائی اور ایمانداری میں ہم سے بدر جہا بڑھ کر ہیں۔ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے بھی اِسی قول کو ذکر کیا ہے۔''(۵۹)

محمد غوث الدین ارکانی رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں ملاعلی القاری رحمہ اللہ کا حسبِ ذیل قول نقل کیا ہے:

"والذى ذهب اليه مالك هو الحق، إذ فيه بقاء الحالة الأولى، إلى أن تعلّمها الطبقة الأخرى بعد الأخرى، ولا شك أن هذا هو الأحرى، إذ فيه خلاف ذلك، تجهيل الناس بأولية ما فى الطبقة الأولى"(۶۰)

طباعت وکتابتِ قرآن میں رسمِ عثمانی کے التزام پر علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی رائے ہے کہ:

"وبمعناه بلغنى عن أبى عبيد فى تفسير ذلك: وترى القراء لم يلتفتوا إلى مذهب العربية فى القراء ة إذا خالف ذلك الخط المصحف، وإتباع الحروف المصاحف عندنا كالسُّنن القائمة التى لا يجوز أن يتعدّاها"(۶۱)

علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمہ اللہ التزامِ رسم کے بارے میں فرماتے ہیں:

"إن الواجب على القراء والعلماء وأهل الكتاب أن يتبعوا هذا الرسم فى خط المصحف، فإنه رسم زيد بن ثابت، وكان أمين رسول الله ﷺ وكاتب وحيه، وعَلِم من هذا العلم، بدعوة النبى ﷺ ما لم يعلم غيره، فما كتب شيئا من ذلك إلا لعلّة لطيفة وحكمة بليغة"(۶۲)

''یعنی مصحف لکھنے کے لیے قرّاء اور علماء پر اِس رسم کا اتباع لازم ہے کیونکہ یہی وہ رسم ہے جس کو امینِ رسول اور کاتبِ وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا تھا اور وہ رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق ہر کسی کی نسبت اس سے مکمل طور پر واقف تھے۔ چنانچہ انہوں نے جو بھی لکھا وہ کسی لطیف علت اور بلیغ حکمت کی بنیاد پر ہی لکھا ہے۔''

علامہ ابو طاہر السندی رحمہ اللہ نے رسمِ عثمانی کے التزام کی چار وجوہ بیان فرمائی ہیں:

"الراجع من ذلك قول الجمهور، وذلك لوجوه:

❶ إن هذا الرسم الذى كتب به الصحابة القرآن الكريم حظي بإقرار الرسول ﷺ، واتباع الرسول ﷺ واجبٌ على الأمة ❷ أجمع عليه الصحابة ولم يخالفه أحد منهم، وكان هذا الانجاز الكبير الأمة لقوله ﷺ: «عليكم بسنتى وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى......» ❸ أجمعت عليه الأمة منذ عصور التابعين، وإجماع الأمة حجة شرعية، وهو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب الاتباع لأنه سبيل المومنين، قال تعالىٰ: ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا﴾ للرسم العثمانى فوائد مهمة، ومزايا كثيرة، خاصة أنه يحوى على القراء ات المختلفة، والأحرف المنزلة، ففي مخالفته تضيع لتلك الفوائد وإهمال لها"[۶۳]

یعنی جمہور کا مذہب التزام راجح ہے اس کی حسب ذیل وجوہ ہیں:

اولاً: کہ رسول اللہ ﷺ کے تقرر کے باعث صحابہ کرام نے اسی رسم میں قرآن مجید کی کتابت کی اور رسول اللہ ﷺ کا اتباع اُمت پر واجب ہے۔

ثانیاً: اسی رسم پر عہد خلفاء میں جماعت صحابہ کا اجماع منعقد ہوا، کسی ایک صحابی سے بھی اس کی مخالفت منقول نہیں۔ چنانچہ خلفاء راشدین کا اتباع بھی امت پر واجب ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم پر میری اور میرے بعد میرے خلفاءِ راشدین مہدیین کی سنت لازم ہے''۔

ثالثاً: زمانۂ تابعین سے اُمت کا اسی رسم پر اجماع ہے۔اُمت کا اجماع حجت شرعی اور مسلمانوں کیلئے واجب العمل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ جس نے ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی اور مومنین کے راستے سے ہٹ کر چلا تو ہم اس کو اسی طرف پھیر دیں گے اور اس کو جہنم میں ڈالیں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

رابعاً: رسم عثمانی میں بہت سے اہم فوائد شامل ہیں خصوصاً یہ کہ رسم عثمانی میں مختلف قراءات اور منزل من اللہ حروف شامل ہو سکتے ہیں۔اس رسم کی مخالفت سے یہ تمام فوائد متروک ہو جاتے ہیں۔

التزام رسم عثمانی کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ کردی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فخلاصة ما تقدم أن الواجب علينا اتباع رسما المصحف العثماني وتقليد أئمة القراء ات خصوصاً علماء الرسم منهم، والرجوع إلى دواوينهم العظام كالمقنع لأبى عمرو الدانى والعقيلة للشاطبى، فإن ائمة القراء ات المتقدمين قد حصروا مرسوم القرآن الكريم كلمة كلمة على هيئة ما كتبه الصحابة فى المصاحف العثمانية، ونقلوا ذلك بالسند المتصل عن الثقات العدول الذين شاهدوا تلك المصاحف"[۶۴]

''یعنی ہماری گزشتہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ رسم مصحف عثمانی کے ساتھ ساتھ ائمہ قراءات خصوصاً علماء رسم کا اتباع ہم پر واجب ہے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ اس معاملہ میں ہم ان کی عظیم تصانیف کی طرف رجوع کریں جیسے علامہ دانی رحمہ اللہ کی المقنع اور علامہ شاطبی رحمہ اللہ کی تصنیف العقیلہ وغیرہ۔بے شک متقدمین ائمہ قراءات نے قرآنی کلمات میں سے ایک ایک کلمہ کا رسم اور اس کے احکام بیان کیے ہیں جیسا کہ صحابہ کرام نے مصاحف عثمانیہ میں ان کلمات کو کتابت فرمایا۔مزید برآں قرّاء نے ثقہ وعادل اور مصاحف عثمانیہ کے عینی شاہدین سے سند متصل کے ساتھ اس رسم کو نقل فرمایا۔''

فقہاء اور مفسرین کے علاوہ اہل لغت نے بھی ہمیشہ رسم عثمانی کے التزام کو اختیار کیا ہے اور اسی کا حکم دیا ہے۔ ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ نے 'دار الكتب والوثائق القومية قاهره' میں موجود علامہ ابو البقاء العکبری رحمہ اللہ کے مخطوط 'اللباب فى علل البناء والإعراب' کے ورق: ۳۰ سے اُن کا ایک اقتباس نقل کیا ہے کہ اہل لغت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جماعت بھی یہی سمجھتی ہے کہ کلمہ کی کتابت اُس کے تلفظ کے مطابق ہونی چاہیے، لیکن قرآنی رسم اس سے مستثنیٰ ہے :

" ذهب جماعة من أهل اللغة إلى كتابة الكلمة على لفظها إلا فى خط المصحف، فإنهم اتبعوا فى ذلك، ما وجدوه فى الإمام ـ والعمل على الأول" ⑮

رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں محقق مناع القطان رحمہ اللہ کی رائے حسب ذیل ہے:

"والذى أراه أن الرأي الثانى هو الرأي الراجح، وأنه يجب كتابة القرآن بالرسم العثمانى المعهود في المصحف......ولو أبيحت كتابته بالاصطلاح الأملائي لكل عصر لأدى هذا إلى تغيير خط المصحف من عصر لآخر، بل إن قواعد الإملاء نفسها تختلف فيها وجهات النظر في العصر الواحد، وتتفاوت في بعض الكلمات من بلد آخر" ⑯

''یعنی میرے خیال میں التزامِ رسمِ عثمانی کی رائے راجح ہے اور اب قرآن مجید میں رسمِ عثمانی کے مطابق کتابت ہونی چاہئے۔ اگر مروّجہ املائی کتابت کے ساتھ قرآن مجید لکھنے کی اجازت دے دی جائے تو ہر زمانہ میں قرآن مجید کا رسم دوسرے زمانہ سے مختلف ہوگا، بلکہ قواعدِ املائی خود ایک ہی زمانہ میں مختلف جہات سے متغیر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ایک شہر کے مصاحف کے کلمات دوسرے شہر کے مصاحف سے مختلف ہوں گے۔''

مذکورہ اَقوال کے علاوہ یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ جس طرح دیگر اسلامی علوم اور ورثہ کی حفاظت مسلم معاشرہ پر ضروری ہے اسی طرح قرآن مجید سے منسوب ایک رسم اور طرزِ کتابت کی حفظ وصیانت بطریقِ اولی لازمی امر ہوگا۔ اس کے بارے میں حافظ احمد یار رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

''یہ حفاظت ورثہ والی بات جذباتی ہی نہیں اپنے اندر ایک تہذیبی بلکہ قانونی اہمیت بھی رکھتی ہے۔ بر سبیل تذکرہ مصر کے ایک ناشر کے خلاف رسمِ قیاسی کے ساتھ لکھا ہوا ایک مصحف چھاپنے پر مقدمہ چلا۔ عدالت نے ناشر کے خلاف فیصلہ دیا اور نسخہ کی ضبطی کا حکم جاری کیا۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں ایک 'نقطۂ توجہ' یہ لکھا کہ (آثارِ سلف کی حفاظت ترقی یافتہ اقوام کا فریضۂ اوّلین ہے)۔ یہی وجہ ہے کہ انگریز شیکسپئر (یا دوسرے قدیم شعراء مثل چوسر وغیرہ) کا کلام انہی کے زمانے کے ہجاء وغیرہ کے ساتھ چھاپنا ضروری خیال کرتے ہیں اور وہ کسی طابع یا ناشر کو اس کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ تین چار سو سال میں انگریزی زبان بدل کر کچھ سے کچھ ہو چکی ہے تو پھر قرآن کے بارے میں یہ اِجازت کیسے دی جاسکتی ہے؟'' ⑰

دورِ جدید کے علماء کے فتاویٰ جات

مصری تحقیقی جریدے 'المنار' نے ۱۹۰۹ء میں محمد رشید رضا رحمہ اللہ کا فتویٰ شائع کیا جس میں ملا صادق الایمانقولی القزانی رحمہ اللہ، جو کہ روسی مما لک میں طباعتِ مصاحف کے سلسلہ میں رسمِ مصاحف کی کمیٹی کے تفتیشی سربراہ تھے، نے حسب ذیل استفتاء کیا:

"هل يجب اتباع الرسم العثمانى فى كتابة المصحف؟ أم هل تجوز مخالفته للضرورة التى من أمثلها: كلمة (ء اتٰن) فى الآية ٣٦ من سورة النمل، حيث كُتبتْ فى المصحف العثمانى بغير ياء بعد النون ـ وكلمات: (الأعلام) و (الأحلام) و (الأقلام) و (الأزلام) و (الأولاد)، حيث كُتبت ايضًا فى بعض المصاحف بحذف (الألف) بعد اللام؟" ⑱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی کیا مصحف کی کتابت کے دوران رسمِ عثمانی کی اتباع واجب ہے؟ کیا کسی ضرورت کے تحت اس کی مخالف جائز ہے؟ مثلاً: کلمہ (ء اتن) مصحف عثمانی میں نون کے بعد بغیر یاء کے لکھا ہے۔ اسی طرح دیگر کلمات مثلاً: (الأعلام) و(الأحلام) و(الأقلام) و(الأزلام) و(الأولاد) وغیرہ بعض مصاحف میں الف کے بعد لام کے حذف کے ساتھ مرسوم ہیں۔''

اس کے علاوہ سائل نے محولہ بالا الفاظِ قرآنی میں الف کے بارے میں یہ وضاحت پیش کی کہ روسی شہر پیٹرز برگ (بترسبورج) کے 'مکتبۂ امبراطوریۂ' میں محفوظ مصحفِ عثمانی میں اِن تمام الفاظ (الأعلام)، (الأحلام)، (الأقلام)، (الأزلام) اور (الأولاد) میں 'الف' محذوف ہیں۔[69]

امام محمد رشید رضا رحمہ اللہ نے پانچ نکات پر مشتمل جو جواب صادر فرمایا اس کو من وعن پیش کیا جاتا ہے:

(ا) أن الاسلام يمتاز على جميع الاديان بحفظ أصله منذ الصدر الأول، وأن التابعين وتابعيهم وائمة العلم أحسنوا باتّباع الصحابة فى رسم المصحف، وعدم تجويز الكتابته بما استحدث الناس من فنّ الرسم ، وإن كان أرقى مما كان عليه الصحابة ، إذ لو فعلوا لجاز أن يحدث اشتباه فى بعض الكلمات باختلاف رسمها وجهل أصلها .

(ب) وأن الاتباع فى رسم المصحف يفيد مزيد ثقة واطمئنان فى حفظه كما هو ، وفى إبعاد الشُبهات أن تحوم حوله ، وفى حفظ شىء من تاريخ الملّة وسلف الأمة كما هو۔

(ج) وأنه ــ كنصّ الفتوىٰ ــ لو كان لمثل الأمة الإنكليزية هذا الأثر لما استبدلت به ملك كسرى وقيصر ، ولا أسطول الألمان الجديد الذى هو شغلها الشاغل اليوم .

(د) وأن ما احتج به العز بن عبد السلام لما رآه من (عدم جواز كتابة المصاحف الآن على المرسوم الاول خشية الالتباس ، ولئلا يوقع فى تغيير من الجهّال) ليس بشئ ، لأن الاتباع إذا لم يكن واجباً فى الأصل ــ وهو ما لا ينكره ــ فترك الناس له لا يجعله حرامًا أو غير جائز لما ذكره من الالتباس .

(هـ) وأن الحلّ لكل العُقد فى مشكلات الرسم التى تواجه السائل هو فى الرجوع إلى طبعة المصحف الصّادرة فى سنة ١٣٠٨هـ من مطبعة محمد أبى زيد بمصر ، فقد توقف على تصحيح هذه الطبعة وضبطها الشيخ رضوان بن محمد المخلانى أحد علماء هذا الشأن وصاحب المصنفات فيه ، والذى وضع للطبعة مقدمة شارحة ونافعة''[70]

رسمِ مصحف کے متعلق ، ابو الخطب رحمہ اللہ کی تصنیف 'الفرقان' کے سلسلہ میں صفر ۱۳۶۸ھ کے مجلّہ الازہر ۱۹۳۷ء میں صادر ہونے والے مصری فتویٰ میں حسبِ ذیل الفاظ بھی تھے:

''أن المصاحف ــ وخاصة فى العصر الحديث ــ مضبوطة بالشكل التام ، ومذيلة ببيانات إرشادية تيسّر للنّاس ــ إلى حدّ ما ــ قراء ة الكلمات المخالفة فى رسمها للإملاء العادىّ ، ثم إن رسم المصحف العثمانى لا يخالف قواعد الإملاء المعروفة إلا فى كلمات لا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يصعب على أحد ــ إذا لقنها ــ أن ينطق بها صحيحة"(61)

''یعنی دورِ حاضر میں خصوصاً تمام مصاحف حرکات واعراب کے لحاظ سے مکمل ہیں اور عام املاء سے مخالف کلماتِ قرآنیہ کے بارے میں لوگوں کی آسانی کیلئے ممکنہ وضاحتی بیانات سے پر ہیں۔ مزید برآں مصحفِ عثمانی کا رسم سوائے چند کلمات کے عام قواعدِ املاء کے موافق ہے، تو اِن چند کلمات کا کسی سے سیکھ کرادا کرنا کچھ مشکل نہیں۔''

علامہ محمد بن حبیب اللہ الشنقیطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"والذى اجتمعت عليه الأمة: أن من لا يعرف الرسم المأثور يجب عليه أن لا يقرأ فى المصحف، حتى يتعلم القراءة على وجهها، ويتعلم مرسوم المصاحف"(62)

''یعنی اِس بات پر علماءِ امت کا اتفاق ہے کہ جو شخص قدیم رسمِ قرآنی سے واقفیت نہ رکھتا ہو وہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قراءۃ کے ساتھ ساتھ مصاحف کے رسم کے بارے میں بھی تعلیم حاصل کرے۔''

حافظ احمد یار رحمہ اللہ جامعہ الازہر کی مجلس فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''الازہر کی مجلس فتویٰ کی طرف سے ۱۳۵۵ھ میں (بذریعہ مجلۃ الازہر) یہ فتویٰ جاری ہوا تھا کہ رسمِ عثمانی کی پابندی کے بغیر قرآن کریم کی طباعت ناجائز ہے۔ اس کے بعد سے طباعتِ مصاحف میں اس التزام کے بارے میں ایک تحریک سی پیدا ہوگئی ہے''۔(63)

مفتیٔ ہند مولانا محمد غنی رحمہ اللہ (معدنی) نے ایک استفتاء کا جواب حسب ذیل الفاظ سے ارشاد فرمایا:

"فإن الكتابة بخلاف المصاحف العثمانية بدعة مذمومة وفعل شنيع باتفاق الأمة"(64)

''یعنی مصاحفِ عثمانیہ (کے رسم) کے خلاف (مصاحف کی) کتابت، باتفاقِ اُمت قابل مذمت بدعت اور برا کام ہے۔''

الغرض علماءِ سلف کی طرح دورِ جدید کے جید علماء و محققین بھی اس بات کے قائل ہیں کہ دورِ حاضر میں مصاحف کی کتابت وطباعت کے دوران رسمِ عثمانی کی اتباع ہی لازمی وضروری ہے۔ عربی زبان کے علاوہ دیگر لغاتِ عالم میں قرآن مجید کی کتابت (Translateration) دورِ حاضر کا ایک توجہ طلب مسئلہ ہے۔ چنانچہ آئندہ بحث میں اس مسئلہ کی تحقیق پیشِ خدمت ہے۔

عجمی لغات میں کتابت مصحف اور اس کا حکم

عربی رسم الخط کے علاوہ دیگر زبانوں اور ان کے رسم الخط میں قرآنی کتابت کو جمہور نے پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ رسمِ عثمانی کا عدمِ التزام ہے کیونکہ اگر قرآن مجید کو کسی عجمی رسم الخط میں لکھا جائے تو اِس سے کئی حروف وکلمات کا سقوط لازم آتا ہے جو کہ قراءاتِ قرآن کیلئے کسی طور جائز نہیں۔

مثلاً: اگر قرآن مجید کو انگریزی زبان میں Transliteration کے ساتھ لکھا جائے جیسے: وَالضُّحٰى کو Wazuha لکھنا۔ مثالِ مذکور میں حرفِ Z عربی ہجاء میں سے ذ، ز، ض کی آواز دیتا ہے۔ عربی حروف کے مخارج سے واقف یا کسی استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے والا شخص جانتا ہے کہ ذ، ز اور ض تینوں کے مخارج علیحدہ علیحدہ ہیں۔ جبکہ غیر عربی زبان میں عربی حروفِ ہجاء کے مخارج کا لحاظ رکھنا ناممکن ہے:

"وكيف يمكن كتابته او ترجمته حرفيا باللغات الأجنبية ومخارج حروفها ليست كمخارج الحروف العربية، وعدد حروف هجائها قد يزيد عنها وقد ينقص"(65)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یعنی عجمی لغات میں قرآن کی کتابت اور اس کا حروف کے اعتبار سے ترجمہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے؟ جبکہ اِن اجنبی لغات کے مخارجِ حروف عربی حروف کے مخارج کی طرح نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی تعداد زیادہ ہو جاتی ہے اور کبھی یہ کم ہو جاتے ہیں۔''

اس طرح اگر ایک حرف کی جگہ کوئی دوسرا حرف پڑھ دیا جائے تو یہ تجوید کی اصطلاح میں 'لحنِ جلی' کہلاتی ہے۔ نیز کسی حرف کے بدلنے سے معنی کی تبدیلی لازم آتی ہے جو سخت ترین تحریفِ قرآن ہے(۷۵)۔ جمہور فقہاءِ اسلام نے مذکورہ اور اِن جیسی دیگر مکروہات کی بنیاد پر قرآن مجید کو دیگر زبانوں میں لکھنے کی ممانعت بیان فرمائی ہے۔

غیر عربی میں کتابت قرآن کی ممانعت کے حوالے سے خود رسول اللہ کا ارشادِ گرامی بھی موجود ہے جس میں مختلف زبانوں کے التباس سے قرآن کریم کو محفوظ کہا گیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کو نقل کیا ہے:

"هو حبل الله المتين وهو الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم وهو الذي لا تزيغ به الأهواء ولا تلتبس به الألسنة ولا تشبع منه العلماء ولا يخلف عن كثرة الرد ولا تنقضى عجائبه"(۷۶)

علامہ کردی رحمہ اللہ نے غیر عربی میں قرآنی کتابت وقراءت کو ناجائز قرار دینے پر ائمہ کا اتفاق ذکر کیا ہے:

"اتفقت الأئمة على عدم جواز ترجمة القرآن وكتابته وقراء ته بغير العربية، لأن ذلك يؤدى إلى التحريف والتبديل بلا شك"(۷۷)

''یعنی قرآن مجید کے غیر عربی میں ترجمہ، کتابت اور قراءت کے عدمِ جواز پر ائمہ کا اتفاق ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بغیر کسی شک کے تحریف وتبدیل لازم آتی ہے۔''

محقق مشہور، امام حفنی ناصف رحمہ اللہ (۱۸۶۰ء-۱۹۱۹ء)، تاریخ رسم المصحف میں رسمِ املائی کے مطابق کتابتِ قرآن کے قائلین پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ولا يبعد - إذا سلم كلام هؤلاءِ العلماء - أن يذهب غيرهم إلى استحسان كَتْب المصاحف بالحروف اللاتينية، وآخرون إلى اختصاره، وآخرون إلى إرجاعه للغة العامية ليعم نفعه، إلى غير ذلك من الرَقَاعات والمَخْرَفَة، وما ذا بعد الحق إلا الضلال؟"(۷۹)

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا رسالہ تحذير الانام عن تغيير رسم الخط من مصحف الامام مذکورہ عنوان پر جامع تصنیف ہے جس میں عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں قرآن مجید کی کتابت (Transliteration) کے تفصیلی اَحکام بیان کیے گئے ہیں۔ یہ رسالہ دراصل ٹامل زبان میں ترجمۂ قرآن کے بارے میں استفتاء کے جواب میں تحریر کیا گیا۔ مفتی صاحب رحمہ اللہ غیر عربی میں کتابت قرآن کے بارے میں صحابہ کا طرزِ عمل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ان سب مشکلاتِ مزعومہ کے باوجود صحابہ وتابعین نے کہیں یہ تجویز نہیں کیا کہ قرآن کو ملکی رسم الخط میں لکھوا کر ان لوگوں کو دیا جائے۔ بلکہ ان حضرات نے جس طرح قرآن کے معانی اور الفاظ اور زبان کی حفاظت کو ضروری سمجھا اسی طرح اُس کے رسم الخط کی بھی مصحف عثمانی کے موافق حفاظت کرنا ضروری سمجھا۔ اور ان مشکلات کو حفاظت مذکورہ کے مقابلہ میں ناقابلِ التفات قرار دیا''۔(۸۰)

رسمِ عثمانی کے التزام اور اجماعِ امت سے استدلال کرتے ہوئے غیر عربی میں کتابت قرآن کی حرمت اِن الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خلاصہ یہ ہے کہ رسم خط عثمانی کا اتباع لازم وواجب ہے، اس کے سوا کسی دوسرے رسم خط میں اگرچہ وہ بھی عربی ہی کیوں نہ ہو، قرآن کی کتابت جائز نہیں۔ مثلاً اوائل سورت میں بسم اللہ کو مصاحف عثمانیہ میں بحذف الف لکھا گیا ہے اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ میں بشکل الف ظاہر کیا گیا ہے۔ اگرچہ پڑھنے میں دونوں یکساں بحذفِ الف پڑھے جاتے ہیں مگر باجماعِ امت اسی کی نقل واتباع کرنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف کرنا عربی رسمِ خط میں بھی جائز نہیں تو ظاہر ہے کہ سرے سے پورا رسم خط غیر عربی میں بدل دینا کیسے جائز ہوسکتا ہے''۔ (۸۱)

مصحفِ عثمانی کی حجیت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

''......قرآن محفوظ وہی ہے جو مصحفِ امام اور مصحف عثمانی کہلاتا ہے۔ جو چیز اُس میں نہیں وہ قرآن نہیں اور جو چیز اس میں ہے وہ نہ مٹائی جاسکتی ہے اور نہ اُس میں کوئی ادنیٰ تغیر کرنا جائز ہوسکتا ہے۔ یہی راز ہے اُس اجماع کا جو اوپر نقل کیا گیا کہ مصحفِ عثمانی کے رسمِ خط کی بھی حفاظت واجب ہے''۔ (۸۲)

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے بعد حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا إزالة الخفاء [۲۶/۱] کے حوالہ سے ایک اقتباس نقل کیا ہے:

''لہٰذا محققین علما بآں رفتہ اند کہ در صلوات وغیر اں خواندہ نشود مگر قراءت متواترہ وقراءت متواترہ آن ست کہ در دے دو شرط بہم آیند یکے آں کہ بسلسلہ روایت آں ثقۃٌ عن ثقۃٍ تا صحابہ کرام ثرسد نہ مجرد محتمل خطے، دوم آن کہ خط مصاحف عثمانیہ محتمل آن باشد زیرا کہ چوں صورت حفظ آں تدوین بین اللوحین وجمع است براں مقرر شد ہر چہ غیر آن ست غیر محفوظ است غیر قرآن ست لان اللہ تعالےٰ قال: وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ وقال اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ ...... الخ''۔ (۸۳)

''یعنی محققین علماء کا خیال ہے کہ نمازوں وغیرہ میں قراءاتِ متواترہ کے علاوہ اور کوئی قراءت نہیں کی جاسکتی۔ قراءتِ متواترہ سے مراد وہ قراءات ہیں جو (عربیت کی موافقت کے ساتھ) مزید شرائط یعنی ثقہ روات کے ذریعے اس کی سند کا صحابہ تک اتصال اور مصاحفِ عثمانیہ کے خط کے مطابق ہوں۔ کیونکہ جو چیز بھی بین اللوحین جمع ہے وہ انہی کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز قرآن نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ وقال اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ۔''

مفتی صاحب رحمہ اللہ نے صاحبِ نور الایضاح علامہ حسن شرنبلالی رحمہ اللہ کے ایک رسالہ ''النفحة القدسية فی أحكام قراءة القرآن وكتابته بالفارسية'' کا ذکر کیا ہے جس میں مصنف نے مذاہبِ اربعہ: حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے اجماعِ اُمت اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے کہ قرآن کی کتابت میں مصحفِ امام کے رسمِ خط کا اتباع واجب ولازم ہے، غیر عربی عبارات میں اس کا لکھنا حرام ہے اور اسی طرح غیر عربی خط میں اس کی کتابت ممنوع وناجائز ہے۔ (۸۴) اس کے بعد علامہ حسن رحمہ اللہ کا ایک طویل اقتباس نقل کیا ہے، جس کے چند جملے حسبِ ذیل ہیں:

”وأما كتابة القرآن بفارسية فقد نص عليها فی غير ما كتاب من كتب ائمتنا الحنفيةالمعتمدة منها ما قاله مؤلف الهداية الامام المرغينانی فی كتابه التنجنيس والمزيد ما نصه ويمنع من كتابة القران بالفارسية بالإجماع......ويحرم ايضاً كتابته بقلم غير العربی“ (۸۵)

مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ فقہ حنبلی کے مشہور امام، ابن قدامہ رحمہ اللہ کی تصنیف المغنی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اور حنابلہ کے مشہور فقیہ وامام ابن قدامہ رحمہ اللہ کی کتاب مغنی کی حواشی میں اس کو اور بھی زیادہ واضح کر دیا گیا ہے کہ جب سے قرآن دنیا میں آیا اور رسولِ کریم ﷺ نے اس کی دعوت عجم کے سامنے پیش کی کہیں ایک واقعہ بھی اس کا مذکور نہیں کہ آں حضرت نے عجمیوں کی وجہ سے اُس کا ترجمہ کر کے بھیجا ہو یا عجمی رسم خط لکھوایا ہو۔ آں حضرت ﷺ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکاتیب جو ملوکِ عجم کسریٰ وقیصر ومقوقس وغیرہ کی طرف بھیجے جن میں سے بعض کے فوٹو بھی چھپ گئے ہیں اور آج تک محفوظ ہیں، اُن کو دیکھا جاسکتا ہے کہ نہ اُن میں عجمی زبان اختیار کی گئی نہ عجمی رسم خط اختیار کیا گیا''۔ (۸۶)

دار العلوم دیوبند کے اکابر علماء کے ایک فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے مفتی صاحب لکھتے ہیں:

''۱۳۵۹ھ میں جب جمعیۃ تبلیغ الاسلام صوبہ متحدہ ناظر باغ کانپور سے قرآن مجید کو ہندی رسم الخط میں شائع کرنے کی یہ تجویز ہوئی تو علماء نے مخالفت کی۔ دار العلوم دیوبند میں بھی اس وقت استفتاء اس کے بارہ میں آیا۔ اُس وقت احقر دار العلوم کی خدمتِ فتویٰ انجام دیتا تھا۔ اس سوال کی اہمیت کے خیال سے احقر نے دار العلوم کی مجلس علمی کے مشورہ میں رکھا۔ مجلسِ علمی کے صدر حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند نے اپنے قلم سے اس پر مضمونِ ذیل تحریر فرمایا''۔ (۸۷)

پھر اس کے بعد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کی تحریر نقل کی ہے:

''ہندی رسم الخط میں بہت سے وہ حروف نہیں جو کہ عربی زبان اور قرآن میں پائے جاتے ہیں اور اسی لئے ہندی میں اُن کے لئے کوئی صورت تجویز نہیں کی گئی ہے۔ مثلاً: (ذ، ز، ظ، ض) کو ایک ہی نقش سے ادا کیا جاتا ہے حالانکہ ان حروف کے فرق سے معانی بدل جاتے ہیں اس لئے قرآن مجید کو رسم الخط ہندی میں لکھنا تحریف ہوگا جو قطعاً حرام اور ناجائز ہے (۱۴رشعبان ۱۳۵۹ھ)''۔ (۸۸)

مذکورہ فتویٰ میں حضراتِ ذیل شریک تھے:

① حضرت مولانا سید حسین احمد (مدنی) رحمہ اللہ — صدر مدرس دار العلوم دیوبند
② حضرت مولانا سید اصغر حسین احمد رحمہ اللہ — محدث دار العلوم
③ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمہ اللہ — شیخ الحدیث والتفسیر صدر مہتمم دار العلوم
④ حضرت مولانا محمد طیب صاحب رحمہ اللہ — مہتمم دار العلوم
⑤ حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ — مدرس دار العلوم (۸۹)

فقہائے اسلام کے اقوال کی روشنی میں عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں قرآن مجید کی کتابت تحریف کے زمرہ میں آتی ہے جس کی بنا پر غیر عربی میں قرآن مجید کی کتابت کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

رسمِ عثمانی سے اختلاف اور اس کے اِنکار کا حکم

کتابت وطباعتِ مصحف میں رسمِ عثمانی کی ضروریت وافادیت کے پیش نظر کچھ قدیم وجدید فقہاء وعلماء نے رسمِ عثمانی کے مخالف پر فتویٰ کفر نافذ فرمایا ہے۔ جیسا کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ ، کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں:

"أجمع المسلمون أن من نقص حرفا قاصداً لذلك أو بدّله بحرف مكانه أو زاد فيه حرفا مما لم يشمل عليه المصحف الذى وقع عليه الإجماع وأجمع على أنه ليس من القرآن عامداً لكل هذا أنه كافر" (۹۰)

علامہ کردی نے الشیخ محمد العاقب الشنقیطی رحمہ اللہ کا ایک قطعہ بھی نقل کیا ہے۔ (۹۱)

رسم الكتاب سنة متبعةٌ كما نحا أهل المناحى الأربعة
لأنه إما بأمر المصطفىٰ أو باجتماع الراشدين الخلفاء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وکلّ مَن بدّل منه حرفلًاءَ بکُفر أو علیه أشفا ⑨٢

لیکن جس طرح دیگر فقہی وشرعی ابحاث میں بین الائمۃ والسلف اختلاف موجود رہا ہے، اسی طرح التزامِ رسم کو بھی انہی مسائلِ حقہ پر قیاس کرتے ہوئے اِس کے منکر کو کافر قرار دینا مناسب نہیں، کیونکہ فروعی معاملات میں تنقید وتحقیق کی حدود میں رہتے ہوئے اختلافِ رائے کا حق بہر حال موجود ہے۔ڈاکٹر لبیب السعید رحمہ اللہ اِس پر اپنی رائے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”......أن بعض العلماء یذهب الی تکفیر المخالفین فی الرسم الاصطلاحی المصحف، نقرر أننا نخالف ذلك الرأی، ونری أن الأمر لا یستدعی هذ ا التکفیر، طالما أن العلماء اختلفوا فی هذه المسألة منذ قدیم، وقد سار علی هذا القضاء العربی الحدیث أیضًا“۔⑨٣

”بعض علماء نے رسمِ اصطلاحی کے مخالفین پر تکفیر کا حکم لگایا ہے لیکن ہم اس رائے کے حق میں نہیں اور ہمارا خیال ہے کہ یہ معاملہ ایسا نہیں جس میں کسی پر فتویٰ کفر لگایا جائے، کیونکہ قدیم علماء کے مابین بھی یہ اختلاف موجود رہا ہے اور اسی طرح اب دورِ حاضر کے ماہرین بھی اس میں اختلافِ رائے کا اظہار کرسکتے ہیں۔“

اگرچہ رسمِ عثمانی کے منکر پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی قطعاً اجازت نہیں دی جاسکتی کہ کوئی اِس رسم پر تنقید وتشنیع کا ایسا طریقہ اختیار کرے جس سے رسمِ مذکور کے تقدس کے علاوہ صحابہ کی معیارِ حق شخصیات پر حرف آئے۔

حوالہ جات

① قاضی عبدالفتاح رحمہ اللہ نے الشیخ حسین والی رحمہ اللہ اور احمد حسن زیات رحمہ اللہ کو بھی اسی نظریہ کے قائلین میں شمار کیا ہے...... ملاحظہ ہو: القاضی،عبدالفتاح، تاریخ المصحف الشریف:ص٨٢

② لطائف الاشارات لفنون القراء ات:١/٢٧٩

③ إتحاف فضلاء البشر:ص٩

④ البرھان فی علوم القرآن:١/٣٧٩

⑤ مناھل العرفان:١/٣٧٨

⑥ مباحث فی علوم القرآن:ص٢٨٠

⑦ الجمع الصوتی الاول:ص٢٩٢

⑧ قرآن وسنت چند مباحث (١):ص٢٠١

⑨ غانم: رسم المصحف:ص٢٠١

⑩ مرجع سابق

⑪ مناھل العرفان

⑫ رسم المصحف:٢٠١

⑬ لطائف الاشارات لفنون القراء ات:١/٢٨٥

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ مناهل العرفان:۱/۳۷۳۔۳۷۴
⑮ مرجع سابق
⑯ احمد ابن المبارک: ابریز (مترجم): ص۱۱۶
⑰ الدکتور احمد مختار عمر، الدکتور عبدالعال سالم مکرم: معجم القراء ات القرآنیة: ۱/۴۲و۴۳، ط ۱، انتشارات اسوه (التابعة لمنظمة الاوقاف والشؤون الخيرية)، ایران، ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء
⑱ مقدمہ ابن خلدون: ۱/۷۴۷ ومابعد
⑲ دليل الحيران: ص۲۶
⑳ اتحاف فضلاء البشر: ص۹
㉑ صفحات فی علوم القراء ات: ص۱۸۰
㉒ مناهل العرفان: ۱/۳۸۵
㉓ ملخص از: حافظ احمد یار ①: قرآن وسنت چند مباحث (۱): ص۸۵
㉔ مرجع سابق
㉕ نفس المصدر: ص۸۷
㉖ نفس المصدر: ص۹۷و۹۸
㉗ صفحات فی علوم القراء ات: ص۱۸۲
㉘ حضرت مولانا محمد شفیع: جواہر الفقہ: ۱/۷۶، ط ۱، مکتبہ دار العلوم کراچی، جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ھ
㉙ قرآن کریم اور اس کے چند مباحث: ۱۰۴
㉚ رسم المصحف: ص۲۱۱۔۲۱۲
㉛ مرجع سابق
㉜ مرجع سابق
㉝ الفرقان: ص۵۷......بحوالہ: مرجع سابق
㉞ الجمع الصوتی الاول: ص۲۹۳
㉟ غانم قدوری: رسم المصحف: ص۲۱۲
㊱ الجمع الصوتی الاول: ص۳۰۱
㊲ رسم المصحف: ۱۹۹......الکردی: تاریخ القرآن: ۱۰۳
㊳ مفتی محمد شفیع: جواهر الفقه: ۱/۸۵
㊴ دليل الحيران: ص۲۵
㊵ رسم المصحف: ص۱۹۹
㊶ صفحا ت فی علوم القراء ات: ص۱۷۸

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۲) أدب الكاتب:ص۲۵۳

(۴۳) كتاب الكتّاب:۱۳۵

(۴۴) مرجع سابق......السیوطی: الاتقان فی علوم القرآن: ۱۴۶/۴(تحقیق: محمد ابوالفضل ابراہیم)...... صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۷۸

(۴۵) إرشاد الحيران:ص۴۱

(۴۶) الجمع الصوتی الاول:ص۲۹۸

(۴۷) احمد بن المبارک رحمہ اللہ: الإبريز: ص۵۹، الکردی: تاریخ القرآن: ص۱۰۴......المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ: ایضاح المقاصد:۱۱...... صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۷۹

(۴۸) المقنع:ص۹۔۱۰

(۴۹) مرجع سابق

(۵۰) مناهل العرفان:۳۷۲/۱

(۵۱) مرجع سابق......البرهان فی علوم القرآن:۳۷۹/۱

(۵۲) القراء ات واللهجات:۱۰۲

(۵۳) مناهل العرفان:۳۷۲/۱

(۵۴) مرجع سابق

(۵۵) الشیخ عبدالواحد بن عاشرالاندلسی ①: تنبیه الخلان على الاعلان بتكميل مورد الظمآن: ص۱(نوٹ: مذکورہ کتاب علامہ المارغنی① کی تصنیف 'دلیل الحیران' کے آخر میں منسلک ہے)

(۵۶) الفرقان:۷

(۵۷) جاراللہ ابوالقاسم محمود بن عمر الزمخشری①(۵۳۸ھ): الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل وعيون الاقاويل فی وجوه التأويل:۲۰۹/۳

(۵۸) الاتقان فی علوم القرآن:۱۴۶/۴...... البرهان فی علوم القرآن : ۳۷۹/۱...... الکردی: تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحكمه:ص۱۰۳

(۵۹) لطائف الاشارات لفنون القراء ات:۲۷۹/۱

(۶۰) محمد غوث ناصر الدين محمد نظام الدين النائطى الاركانى: نثر المرجان فی رسم نظم القرآن:۱۰/۱

(۶۱) البرهان فی علوم القرآن:۳۸۰/۱

(۶۲) غرائب القرآن ورغائب الفرقان:۴۰/۱

(۶۳) صفحات فی علوم القراء ات:ص۱۸۰و۱۸۱

(۶۴) تاريخ القرآن وغرائب رسمه وحكمه:ص۱۱۱

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶۵) الجمع الصوتی الاول: ص۲۹۸
(۶۶) مباحث فی علوم القرآن: ص۱۴۹
(۶۷) قرآن وسنت چند مباحث (۱): ص۹۵و۹۶
(۶۸) الجمع الصوتی الاول: ص۳۰۲
(۶۹) فتاویٰ امام محمد رشید رضا: ۷۸۹/۲ تا ۷۹۴ بحوالہ مرجع سابق
(۷۰) مراجع سابقہ
(۷۱) نفس المصدر: ص۳۰۳
(۷۲) محمد بن حبیب اللہ الشنقیطی: ایقاظ الأعلام لوجوب اتباع رسم المصحف الإمام: ص۱۶
(۷۳) قرآن وسنت چند مباحث (۱): ص۹۷
(۷۴) جواهر الفقه: ۹۳/۱
(۷۵) تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه: ص۱۶۶
(۷۶) مفتی محمد شفیع، جواهر الفقه: ص: ۸۷
(۷۷) السنن: ۱۱۴/۲
(۷۸) تاریخ القرآن وغرائب رسمه وحکمه: ص۱۶۶و۱۶۷
(۷۹) حفنی ناصف: تاریخ المصحف: مقدمة کتاب فی قواعد رسم المصحف: ۲۰۳/۸۳ (الجزء الثانی)، ۸/ربیع الاول ۱۳۵۲ھ
(۸۰) حضرت مولانا محمد شفیع: جواهر الفقه: ۷۶/۱
(۸۱) نفس المصدر: ۷۸/۱
(۸۲) نفس المصدر: ۷۹/۱
(۸۳) مرجع سابق
(۸۴) نفس المصدر: ص۸۰
(۸۵) نفس المصدر: ص۸۲و۸۳
(۸۶) نفس المصدر: ۸۴/۱
(۸۷) نفس المصدر: ۸۹/۱
(۸۸) مرجع سابق
(۸۹) مرجع سابق
(۹۰) منقول از: الکردی: تاریخ القرآن، ص۱۰۵
(۹۱) مرجع سابق (۹۲) مرجع سابق
(۹۳) الجمع الصوتی الأول، ص۳۰۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ